# اینجانب

## ایک ہم ہیں کہ دیا اپنی ہی صورت کو بگاڑ
## ایک وہ تھے جنہیں تصویر بنا آتی تھی

[illegible]

ہر گز نمے شود ز حلاوت جدا لبم

[illegible]

گویا رسید بر لب زیب النسا لبم

[illegible]

# قلب قلب قلب ابرقلب قلب قلبن

[illegible]

گھروں میں بڑا بازاریوں پر ناپا سکے جانے لگے تھے۔ بکرے کی ماں کہاں
کب تک خیر مناتی۔ پولیس نے جانچ پر کمر حضرت کی لاکھ کا گھر خاک کر کے
کے بھیرہی ڈال۔ ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہنا، بارہ لاکھ کی حویلی کا بار ابھی
رئیس آپ کو بنا دیا، کہ نہ ہاتھ ملتے رہیں گے۔ وہ آپ ایسے جھگڑوں کے
مرتکب ہوں گے، اینجانب تو یہی کہیں گے کہ یہ با شرع لوگ یدگیتی یا شرعی
گوز وانی کے پابند تھے کہ بیٹھے ہوتے ہی جیل بھر نہ سکے۔ اگر نیلون پوش
ہوتے تو یا ضمہ درست رہتا اور آبرو کی کھودی سیل پر کبھی شبہ بھی نہ گئے
دیتے۔ ہوا کا رخ بدلا دیکھ کر سید سے علایت کو خت روجد ہو جاتے پھر
یہ بھی نہ کوئی پوچھتا کہ تمہارے منہ میں کے دانت ہیں۔ متنازع زمیں جو سر
زمین کے مصداق ہو گیا ہے۔ سانپ نکل اب لکیر پیٹا کرو ہوتی ہو لاکھ

## بھوکے بنگالیوں میں طاعون

تو قحط کے سبب سے بیچارے مرنا ہو یا تھے کہ پھونک مارنے سے اُڑ
جاتے ہیں۔ سارے دن میں صرف ایک پھونک سے دم رکھا ہے
اگر بھوک کے تاؤ میں آ گئے وہ پھونک بھی نکل گئی۔ تو بس اللہ ہی اللہ ہو
ہاں بے غیرت موٹے مسنڈے قابل ہو جائیں حرام خوری یا ماما کے بیک
باندھے پڑے رہیں۔ مگر وہ بھی بیچارے پیٹ پال کے بہلا کے دن
جیئیں گے۔ چند روز کی ہوا اور کھا لیں۔ گاؤں گاؤں سے طاعون ہونے
کی بے جوڑ خبریں آ رہی ہیں۔ گو خبر میں بچپائی ہوا سے خون تک خشک
ہو چکا۔ گھی کا نام گھروں میں تو درکنار۔ تہہ خانہ بدن میں بھی نہیں رہا۔
مگر پھر بھی دور اندیشوں کو ڈر تو ہے ہی۔ یہی وجہ ہے کہ میونسپلٹیوں
نے تلفی موشان کا بل پاس کر دیا ہے جو ہے تو اچھے اپنے جوبن گھسیٹ گر یہ
منش بھی کچھ دنوں میں جو ہے کابل ڈھونڈتے نظر آئیں گے۔ اینجانب
تو باست [illegible] سے جل پھر کے خشکی کے دن ظفر کر جاتے ہیں اگر
تری ہو گئی اور دیکھوں۔ ڈاکٹروں کی خدائی ہے اسپتال میں کھیل اور کچھ
پاؤں پھیلانے کی ذرا گنجائش ہے۔ روٹی کا ٹکڑا نہیں تو ہشیم کے جان
بیٹھ رہیں گے۔ آجکل تو روٹی بھی ہضم برابر ہو رہی ہے۔

حضرت پچھلے قحط سال میں گوشت کو ایسا انسانی خوراک بنایا تھا کر قسائی تو
گاؤں گاؤں کے ٹھیک بھی دست بھر ہو کر چھری بند ہی بن بیٹھے جاتی تو
کی کھالیں کھینچ کھینچ کر ڈھیر دار کر دیا کہ خط میں سب وہ قصہ یا اور
وہ بیٹھے ہو جائیں کر بیکار معاش کچھ کیا کرو۔ وزیر تو جو شاں سی سیا کر [illegible]

## یاران ہم قالب
## گرمیوں کی رُت

آسمان کا چہرہ صاف گرد و غبار سے شفاف ہو گیا ہے۔ بسنتوں کا پتہ بھی
نظروں نہیں ہے۔ باغوں میں بہار کی سواری آ گئی ہے۔ ہر نخل و نہال نخل
کو روکر نئی نئی کونپلیں نکال رہا ہے۔ رائب لیس کی خبریں نہ تھی سب ہو
آیا ہے۔ جنگل میں منگل ہو رہا ہے۔ اور اسے چھوڑ تے کو دل ہی نہیں چاہتا
ٹیسو پھولا ہوا ایسا ہے جیسے آگ لگی ہے۔ اور ہولی کی خبر پا کر پھول گیت نیند
خواب سے چونکا ہے۔ اور سیکی جوانی کی طرح اس پر بھی جوبن آ چلا ہے۔ اگر بہت
پھولوں کو سر سے نثار کر رہے ہیں۔ اور ان پھولوں میں کسی کے رخساروں
کی رنگت کا شبہ پڑتا ہے۔

رات شب وصل کی طرح چھوٹی ہو رہی ہے۔ دن چڑھتے حسن کی طرح بڑھ
رہا ہے۔ صبح و شام برائے نام ٹھنڈک باقی رہ گئی ہے۔ فردوں کا بار
اور رزائی کا بوجھ بار خاطر ہے۔ دن دوپہر خنوں کی گرد و دم ہو چلا ہے
مکھیوں کی بھن بھن عذاب جان ہے۔ مچھروں کی تنمنائی سوہان روح ہے
مرغان خوش الحان کے چہچہے۔ اور بھوروں کی گونج خوش آئند ہے جلی کر
اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دن رات بھی برابر ہو گیا۔ باقی باتیں دیکھنے سے
تعلق رکھتی ہیں۔

سا اقتصہ بجھل شریر کا دل دادہ۔ بقلم حضرت فتح الجبال از خمہ دبیلی

## ہم سے لکھوا لو۔ ہیں آپ بھی تحریریں
## اس سے بچ جائیں تو پھر شوق کی تقریریں

حضرت صفائی صفائی ہیں تو دل سے بھائی ہمارا ملی! شب اور کے جو
منحرف ہوا اس کا کاٹ کالا۔ ای مو بزدو تم و دی دو بولتے منہ اس کا سب
کے دو کیونکر ایک بیٹے کا منہیں۔ اور وہ دی دیتا ہے تو وہ شی کیا ہی حیلہ
تنگ بندی دل کی جندی کا آیا ہے۔ اور سے پھر تجسس ہو جائے۔
صاحب بہادر کا بڑا رنج آ رہے ہیں۔ خدا خیر کرے۔ کرسی لگاؤ۔ لاؤ
کے شیشے لاؤ۔ سگار کیس میز پر رکھو۔ سلطنت کا جہیز ہے کس کو تم سے تو
گم ملاقی رول رجسٹر۔ مسند نشین بہ الطاف الٰہی رہ جو مقبرہ سجیح بجد
تو رڈ شد آ کر صاحب کا باٹ ہے۔ کون لوگ مل چکا ہے دہم [illegible]

جنرل ... افسوس ... گشتی ... کیا دیسی گیا جاوے
... قوم ... حضرت
لیے ... ڈاکٹر ... جنرل ...
صاحبان ... منظور فرمایا ... گشتی ... ہم
... ہم ...
... کیا ... ہم ...
... بہت ... ہم دہلی پنچ ... کرنا ...
ہے ... ایسا ہوتا ... اخبارات ...
... ہم ... ہم ... روشنی ...
... جنرل ... بہت خوب
... جنرل ... عدالت ... مضامین ...
... لیا۔

... اتفاق ... صداقت ...
... دہلی پنچ ... ہرگز بند نہ کیا
جائے ... زیادہ ... ڈاکٹر ...
... دہلی پنچ ... بہت ...
نہیں ... لیکن ...
... قریب ... پچاس ...
... ڈاکٹر ...
ان ... زیادہ ... جائیں گے
کیونکہ ... جنگ ... والی ہے ...
... دل ... دیکھ
بہت ... دفتر میں
... دہلی پنچ ... جاری رہے
دہلی پنچ بند نہیں ہو سکتا۔

وہ سلامت رہے ہزار برس ... ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار
وہ سلامت رہے زمانہ میں ... ایسی باتیں زبان سے نکلیں

... ۱۵ مارچ ...
... نمبر ...

## دہلی پنچ کی نسبت ہماری رائے

فضل الاخبار مطبوعہ ... فروری ... کے ملاحظہ فرمانے سے واضح ہوا
کہ جناب ... صاحب فضل الاخبار ... بعد مطلب
"دہلی پنچ" کو فضل محل سے ... کے واسطے ... چاہتے ہیں۔
غیر ملکوں میں تو پنچایت روز ... قائم کی جاتی ہے ... ہمارے ملک ...
... پریسیڈنٹ اس کو ... کی رائے پیش کرتے ہیں ...
... پنچایت اس قسم کی نہیں ... جو نئی روشنی کے خلاف ہو ... روزانہ ...
ایک ... "ایران کی راہ ترقی میں ..." بتلایا ہے۔ اسی طرح دہلی
پنچ کی راہ ترقی ... ممبران کے ... پڑے ہوئے ہیں ... ان کو ...
سے ہر ایک ... حسب طاقت ... ہے۔
نامہ نگاران ... ہم ... پنچایت ... دہلی پنچ کی ہرگز ...
مت دینا کیونکہ ... کی مثال مشہور ہے۔
... (از دیو گڑھ) ... مارچ ...

## پہانستا اس بت بے پیر کو تو بھی خاموش
## تیرے چہرہ پہ جو تقدیر سے ڈاڑھی ہوتی

حضرت اس نئی روشنی میں نئے استادوں سے نہی نئی روشنی کے ...
سے ... بت کو ... ڈھنگ نکال رکھا ہے ... اپنے ...
... کر کے نئے چال کے ... میں پڑ کر ...
بنا چکے آپ کو ... چیز ... ذرا ...
... سے ... ملاحظہ ہو:

حق حق حق حق

بلائے ... کو ... بڑی بزم میں چلے کے لئے ... / ... تیری بزم میں چلنے کے لئے
بے ... ہر وقت نکلنے کے لئے ... / ... کوئی پہلو بدلنے کے لئے
میرے دل ... والے ... تسلیم ... آپ سے ... کر ...
طبیعت ایک عجیب رنگ لائی ... کوئی بات ہے کہ
آئے ہو ... کی طبیعت نہیں پھرتی
لیکن ... طبیعت ... ساتھ ... کس ...

حسرت و افسوس ساتھ تھا۔ اور وحشت عمر بھر کا ساتھ، خیال سرخ گلگوں تھا کہ میرا ساتھ ہی نہیں چھوڑتا تھا۔ تصور وقت موزوں تھا کہ ایک تصویر دلبرانہ ہوتا تھا کسی کی مہذب گفتگو یاد کرکے میں بیرونی از خود فراموش ہو جاتا تھا۔ کسی کی چشم سحر انگیز دزدیدہ نظری کے خیال میں گھنٹوں از خود رفتہ ہو جاتا تھا۔ سے چاہ سے قتل کر دیا رہے سعی دیدہ [illegible] اسے حتی ہی تو ہو تم کو محبت میری اگر آپ کو کسی کی زلف مشکیں کا سودا کبھی ہوا ہے۔ یا کسی کی تیر نظر نے آپ کے دل کو کبھی زخمی کیا ہے۔ تو آپ میری آشفتہ حالت خود سمجھیں گے۔ اور اگر

ابھی کمسن ہیں ابھی آپ نے دیکھا کیا ہے

کا مضمون ہے تو میں دست بدعا ہوں۔

اللہ کرے آئے تمہارا بھی کسی پر دل

میری تحریر قابل نفرین ضرور آپ کو مکدر کرے گی۔ لیکن میں تو آپ کا ہمیشہ بہی خواہ اور خیر اندیش ہوں۔ مگر میری محبت کا حال جو آپ کے ساتھ ہے اگر کوئی عاشق شوریدہ حال کسی معشوق طناز کو لکھتا۔ تو فرود اس سے دس گنا بڑھا چڑھا کر لکھتا۔ امید تو یہ ہے کہ حسب ایفائے وعدہ آپ مجھے اپنی کرم فرمائی سے شاد فرمائیں گے۔ اور دلربا جاں نثار حلقہ بگوش ازلی کہیں گے۔

چو با حبیب نشینی و بادہ پیمائی    بیاد آر حریفان بادہ پیما را

تمہیں چاہوں تمہارے چاہنے والوں کو بھی چاہوں۔ لہٰذا خدمت میں سلام عرض کرتا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

آپ کا دیدار طلب مجھ جائیے۔

حضرت آپ کی تحریر تو صاف کہے دیتی ہے کہ آپ دلدادۂ مجازی ہیں خود رہے ہیں۔ اور بھولی بھولی پیاری پیاری عاشق دلدادہ کی [illegible] لینے والی معصوم آواز پر ہمیشہ خفا ہوئے بغیر رہ نہ سکے۔ سچی تو یوں ہے کہ ابھی جانب علیہ الرحمۃ بھی اس مضمون آرائی پر اور حیرت ہے۔ اس پر میں غین ہو گئے۔

قرص خورشید در سیاہی شد    یونس اندر دہان ماہی شد

ترہ۔ ترہ۔ [illegible] استاد کیوں کیسی کہی۔

صاحب! افسوس ہے کہ آپ اپنے ایسے چھوٹے چھوٹے گھر و آموز بچوں کو ان مچھلیوں کی آڑ میں شکار کھیلنے والے گرگ اور لالوں کے سپرد کرتے ہیں ہاں اگر استاد [illegible] تو اسے تیغ فرشتہ [illegible] ابراہیمی کے ساتھ مطالعہ

تعلیم عشقبازی کا ہی اثر ہے آپ ضرور اچھا سمجھتے ہیں تو میں آپ کو مبارک ہو۔ اور اگر نہیں تو خواب غفلت سے بیدار ہو جئے ورنہ

گر ہمیں مکتب است و این ملا    کار طفلاں تمام خواہد شد

سرا قیصر۔ [illegible] زبان جہاں اختیار ہے

ہم تمہاری [illegible] کہاں تک جا سکتے ہیں

تقلید ہم [illegible] خاموش بیٹھے ہیں

## حیدرآباد دکن کا پُر فضا مقام

شہر حیدرآباد دکن سے جو سڑک سکندرآباد کو جاتی ہے۔ اس کا ایک حصہ ٹینک بنڈ کے نام سے مشہور ہے۔ ٹینک بنڈ کے معنی ایک بہت بڑے تالاب کی پشتہ کی سڑک ہے۔ اس تالاب کا نام "حسین ساگر" کا تالاب ہے جس کے کنارے اس پشتہ کو ایک نہایت مضبوط پشتہ سے روکا ہے اور اس پر سے سڑک گزر جاتی ہے۔ اس مقام کا منظر شام کے وقت عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ [illegible] بجلیاں [illegible] روشن کرتے ہیں۔ اس کا منظر [illegible] طرف [illegible] تالاب کا خوشنما منظر دیکھنے والوں [illegible] اور گزرنے والوں کی طبیعت بہلانے کو [illegible] شام کے وقت اکثر [illegible] باجا بجتا ہے۔ اس وقت شوقین لوگ کشتیاں [illegible] چھوٹے چھوٹے تالاب میں ادھر ادھر پھرتے ہیں۔ کبھی جزیرہ کے قریب آ جاتے ہیں اور کشتی میں سے باجا سنکر عجیب لطف اٹھاتے ہیں۔ شفق کی [illegible] اس پر پانی کا خوشنما منظر [illegible] ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا نہایت فرحت بخش ہوتی ہے۔ ہوا خوری کی اور باجا سننے کی غرض سے کثرت سے سڑک کے کنارے تمام بجلیاں جمع ہو جاتی ہیں۔ جن میں بیٹھے بیٹھے لوگ ہوا کھاتے ہیں۔ [illegible] میں زیادہ تر حصہ پارسی لیڈیوں کا ہوتا ہے۔ بہت سے لوگ [illegible] کے شیدائی عاشق مزاج [illegible] میں بیٹھ کر ہوا خوری کا لطف [illegible] میں ساحل پر بیٹھے رہتے ہیں اور [illegible] خوش کرتے اور [illegible] ہوتی ہیں۔ رنگ برنگ کی ریشمی ساڑیاں باندھے [illegible] سامان ان کے حسن کو دوبالا کرتے ہیں۔ ان کی [illegible] چھپا نہیں ہوتی [illegible] نظر بازان کے [illegible]

مرسلہ [illegible]